07جولائی2017ء

مالی شعبے کی کیفیت صحت مند اور مستحکم ہے: اسٹیٹ بینک کا مالی استحکام جائزہ برائے 2016ء

بینک دولت پاکستان نے آج اپنی سالانہ مطبوعہ 'مالی استحکام جائزہ' (ایف ایس آر) جاری کر دی۔ جائزے میں 2016ء کے دوران مالی شعبے کی تجزیاتی جانچ، اس سے منسلک خطرات اور بینکاری شعبے کی لچک کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

ایف ایس آر میں کہا گیا کہ پاکستان کا مالی شعبہ 2016ء کے خاتمے پر صحت مند اور مستحکم حالت میں ہے۔ مالی اور غیر مالی دونوں شعبوں کی کارکردگی نے بحیثیت مجموعی نظام کے خاکہ خطر کو بہتر بنایا ہے کیونکہ مالی نظام کو درپیش خطرات کم رہے بلکہ کم ہو رہے ہیں۔ تاہم بعض ابھرتے ہوئے پست تا معتدل سطح کے خطرات قلیل تا وسط مدت میں توجہ کے طالب ہیں اور اسٹیٹ بینک ان کا بغور جائزہ لے رہا ہے۔

2016ء میں مالی شعبے نے قدرے دشوار مالی ماحول میں کام کیا۔ جائزے میں بعض عالمی دشواریوں کو اجاگر کیا گیا جیسے پست عالمی معاشی نمو، خصوصاً ترقی یافتہ معیشتوں میں پست نمو اور تیل کی قیمت کی وجہ سے خلیج تعاون کونسل کے ممالک (جہاں کافی پاکستانی برآمدات جاتی ہیں اور ترسیلات زر آتی ہیں) میں معاشی دھچکے، عالمی تجارت میں سست رفتاری، بڑھتے ہوئے تحفظ پسندی کے احساسات اور امریکہ میں پالیسی کا معمول پر آنا جو ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی یافتہ معیشتوں میں سخت مالی حالات کا باعث بن سکتے ہیں۔ آگے چل کر جائزے میں کہا گیا کہ ان حالات پر پالیسی سازوں کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جائزے میں کہا گیا ہے کہ ملکی معاشی ماحول 2016ء میں سازگار رہا ہے: پیداوار (جی ڈی پی اور ایل ایس ایم دونوں) بڑھی ہے، مہنگائی قابو میں رہی ہے، کافی ذخائر کے ہمراہ ایکسچینج ریٹ مستحکم ہے، بینکاری شعبے سے حکومتی قرض کم ہوا ہے، امن وامان کی صورت حال بہتر ہوئی ہے اور معاشی امکانات حوصلہ افزا ہیں خاص طور پر چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) کے تناظر میں۔ چنانچہ حیرت کی بات نہیں ہے کہ بینکاری شعبے کی کارکردگی اطمینان بخش رہی ہے اور مالی منڈیاں بالعموم ہموار طور پر چلتی رہی ہیں۔ علاوہ ازیں کارپوریٹ شعبے کو بھی سازگار مائیکرو فنانشل حالات سے فائدہ ہوا ہے اور اس میں بھرپور منافع درج کیا گیا ہے۔

مالی شعبے کے تقریباً تین چوتھائی پر مشتمل بینکاری شعبے نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ قرضوں کی نمو کی رفتار میں مزید اضافہ ہوا ہے اور سب سے زیادہ قرحت نجی شعبے کو ملے۔ اثاثہ جاتی معیار میں بہتری جبکہ انفیکشن کے تناسبات میں کمی آئی ہے۔ خصوصاً، 2016ء میں خام قرضوں میں 12.81 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ گذشتہ برس یہ 8.12 فیصد بڑھے تھے، غیر فعال قرضوں اور مجموعی قرضوں کا تناسب کم ہو کر 2016ء کے اختتام تک ایک دہائی کی پست ترین سطح 10.01 فیصد پر آگیا ہے۔

تاہم گذشتہ چند برسوں میں غیر معمولی طور پر بلند اضافے کے بعد بینکوں کی نفع یابی میں اعتدال آگیا ہے۔2016ء میں اثاثوں اور ایکویٹی پر منافع (ROA & ROE) بالترتیب 2.1 فیصد اور 23.8 فیصد رہا جو 2015ء میں 2.5 فیصد اور 25.8 فیصد تھا۔ سیالیت کی صورت حال اطمینان بخش رہی جبکہ کفایت سرمایہ کا تناسب (CAR) 16.2 فیصد کی بلند سطح پر ہے، اس کے باوجود کہ قرضوں میں نمو کے باعث اس میں نچلی سمت کچھ ردوبدل کیا گیا ہے۔ اس جائزے میں 2017ء تا 2019ء کی مدت میں کیپیٹل کنزرویشن بفر (CCB) کی بلند سطح کے باعث شرح کفایت سرمایہ کی شرائط میں اضافے کا ذکر بھی کیا گیا ہے اور یہ سفارش کی گئی ہے کہ بینک اپنے سرمائے میں اضافے کے منصوبوں کو اس کے مطابق وضع کریں۔ بہترین عالمی روایات کے مطابق اس جائزے میں نقصان دہ منظر ناموں کے مقابلے میں میکرو دباؤ کی جانچ (macro-stress testing) کے ذریعے بینکاری شعبے کی لچک کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ اس کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکاری نظام بالعموم نقصان دہ دھچکوں کا سامنا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

مالی منڈیوں نے 2016ء میں کسی قابل ذکر تعطل کے بغیر مؤثر انداز میں اپنے فرائض کی انجام دہی جاری رکھی۔ بازار زر، زرمبادلہ اور ایکویٹی کی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ قدرے دھیما رہا۔ تاہم اس جائزے میں بعض پیش رفتوں کی سمت توجہ مبذول کرائی گئی ہے جن پر توجہ دینا ضروری ہے۔ مثلاً، بازار زر میں مالیاتی تقاضے سیالیت کی ضروریات کا محرک بنتے رہے ہیں؛ اگرچہ اسٹیٹ بینک کا فراست پر مبنی انتظام مارکیٹ کے مؤثر انداز میں چلنے میں معاون ثابت ہوا ہے۔ پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں سرگرمی کے ساتھ کے ایس ای 100 انڈیکس نے کارکردگی کے لحاظ سے کئی عالمی بینچ مارکس پر سبقت حاصل کرلی ہے لیکن مختصر وقت میں قیمت آمدنی (P/E) کے بڑھتے ہوئے تناسب سے مارکیٹ کی حرکت پذیری کے پس پردہ احساسات کے کچھ کردار کی نشاندہی بھی ہوتی ہے۔

اگرچہ نان بینک فنانشل انسٹی ٹیوشنز (این بی ایف آئیز) کا حجم چھوٹا ہے تاہم یہ بینکاری شعبے کے ساتھ نمو حاصل کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ این بی ایف آئیز کا موجودہ ریگولیٹری فریم ورک اور پیچیدہ و بلند قدر کے حامل ڈھانچوں (نجی ایکویٹی فنڈز اور ہیج فنڈز) کی عدم موجودگی اس شعبے کے خطرات کو محدود رکھنے کا باعث بنی۔ مزید یہ کہ توثیق شدہ (مالی بحران کا دور) مہلک عناصر یعنی اضافی لیوریج اور غیر سیال سرمایہ کاریاں میوچل فنڈز (این بی ایف آئیز کا اہم شریک کار) کی صنعت تک محدود ہیں۔ مزید برآں، جائزے میں نشاندہی کی گئی ہے کہ این بی ایف آئیز کے شعبے کا ایک اہم حصہ چند بڑے اداروں میں مرتکز ہے جبکہ کچھ چھوٹے اداروں کو ادائیگی قرض کے مسائل درپیش ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دباؤ کے زمانے میں این بی ایف آئیز کے پاس عمومی طور پر سیالیت کی ہنگامی اعانت کے محدود ذرائع ہیں۔

جائزے میں کارپوریٹ شعبے کی مالی صحت کا تجزیہ بھی شامل ہے، جس میں شعبے کی کارکردگی کو تسلی بخش قرار دیا گیا ہے۔ جائزے کے مطابق فہرستی کارپوریٹ کمپنیاں فنڈنگ کے لیے خود اپنے وسائل پر بیشتر انحصار کرتی ہیں جس کا سبب مستحکم نفع آوری، اور ان کے آپریشنز سے رقوم کی مناسب آمد

ہے۔ جائزے میں تجویز کیا گیا ہے کہ انتظامِ خطر کے پہلو سے، کارپوریٹ شعبے میں درجہ بندی کا کلچر پروان چڑھانے کی ضرورت ہے جبکہ قرضے کے متبادل ذرائع استعمال کرنے کے لیے مشترکہ کوششیں درکار ہیں۔

اس جائزے میں گھریلو شعبے کے مالی استحکام کا جائزہ لینے کی بھی کوشش کی گئی ہے، حالانکہ اس کے بارے میں اعدادوشمار محدود ہیں۔ گھریلو شعبے کے لیے مثبت پہلو یہ ہے کہ فی کس آمدنی میں مسلسل اضافہ ہوا ہے اور افرادی قوت میں نوجوانوں کی شرکت بلند ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو چیزیں مستقبل میں گھریلو شعبے کے پست آمدن طبقے کے مالی استحکام کے لیے خطرہ پیش کر رہی ہیں وہ خواتین کی بلند شرحِ بیروزگاری، کم بچت، اور (گھریلو شعبے کی آمدنی کے فیصد کے طور پر) بھاری قرضے ہیں۔

جائزے کے مطابق پاکستان کی مالی منڈیوں کا انفرا اسٹرکچر مستحکم رہا ہے اور ہموار اور کارگر طریقے سے کام کر رہا ہے۔ بڑی مالیت کی ادائیگیوں میں نمو کا سلسلہ جاری ہے، برقی بینکاری تیزی سے کاغذی طریقوں کی جگہ لے رہی ہے، اور اے ٹی ایم کے غیر فعال رہنے کا دورانیہ نمایاں طور پر کم ہوا ہے۔ جائزے میں کہا گیا ہے کہ مختلف مالی منڈیوں کے انفرا اسٹرکچرز کا ایک دوسرے پر انحصار بڑھ رہا ہے، جو اگرچہ کارگزاری کے نقطۂ نظر سے ضروری اور قابلِ قدر ہے، تاہم نگرانی کے حوالے سے یہ دشواریوں کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ بہرحال، اسٹیٹ بینک نے نگرانی کا طریقہ کار مستحکم بناتے ہوئے ان اداروں کے ساتھ اپنا ربط ضبط بڑھایا ہے تاکہ ان کے سسٹمز کی سلامتی، سیکورٹی اور استحکام کو بہتر بنایا جائے۔

جائزے میں رائے ظاہر کی گئی ہے کہ 2017ء میں مالی شعبے کا منظر نامہ، اجاگر کیے گئے خطرات کے ساتھ ساتھ، بڑی حد تک مثبت رہے گا۔ مزید کہا گیا ہے کہ اسٹیٹ بینک ابھرتے ہوئے خطرات سے آگاہ ہے اور اپنے ضوابطی اور نگراں فریم ورک (بشمول کلّی محتاطیہ / مالی استحکام) مضبوط کرنے کے لیے اقدامات کر رہا ہے، نظامِ ادائیگی کی اہلیت اور سلامتی کو بہتر بنا رہا ہے، مالی صارف کے تحفظ میں اضافہ کر رہا ہے، اور کارپوریٹ نظم ونسق میں مضبوطی لا رہا ہے۔

مالی استحکام کا جائزہ 2016ء اس لنک پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے:

http://www.sbp.org.pk/FSR/2016/index.htm

****